روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 85 | اتوار 25 ذی قعدہ 1416ھ 14 شہادت 1375ہش 14 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں بھی پائے جاتے ہیں جو بعض گناہ نہیں کرتے۔ مثلاً بعض جھوٹ نہیں بولتے۔ کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے۔ قرضہ دبا نہیں لیتے بلکہ واپس کرتے ہیں۔ معاملات معاشرت میں بھی پکے ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اسی پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا۔ وہ نادان ہے۔ دین حق انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا۔ بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے۔ یعنی بدیوں کو تمام و کمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 657)

محترم میجر جنرل (ر) نسیم احمد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ:- 13- اپریل 1996ء معروف آئی سرجن محترم میجر جنرل ریٹائرڈ نسیم احمد صاحب کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ محترم جنرل نسیم صاحب کا جسد خاکی 11- اپریل 1996ء کو دوپہر بارہ بجے کے بعد راولپنڈی سے ربوہ پہنچا۔ یہاں پر ظہر کے بعد بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کرائی۔ جنازہ اور تدفین کے موقع پر اہل ربوہ اور دور و نزدیک سے آئے ہوئے احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ محترم جنرل صاحب کی خدمات دینیہ کا دائرہ بھی وسیع تھا۔ آپ آج کل فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔

1995-1994ء میں آپ دو دفعہ وقف عارضی کر کے بمعہ اہلیہ محترمہ گھانا گئے اور وہاں پر آئی کیمپ لگایا۔ آپ نے احمدیہ ہسپتال اسو کورے میں کیمپ لگا کر آنکھوں کے سینکڑوں آپریشن کئے۔ آپ کی مہارت اور نیک نامی کا اس قدر چرچا تھا۔ کہ دوسرے ممالک سے بھی مریض آنکھوں کا معائنہ کروانے آتے تھے۔

محترم جنرل نسیم صاحب نے دوران ملازمت سری لنکا اور نیپال میں بھی کئی میڈیکل ٹیموں کی قیادت کی اور ان ممالک کے لوگوں کی طبی خدمت میں نمایاں حصہ لیا۔

گولڈ میڈل حال ہی میں مورخہ 12- مارچ 1996ء کو بین الاقوامی ماہرین امراض چشم کی بین الاقوامی کانفرنس میں ان کو ڈاکٹر رمضان علی سید گولڈ میڈل دیا گیا۔ یہ ایوارڈ اور گولڈ میڈل صدر پاکستان کی طرف سے ہر سال کسی ایک نمایاں ترین ماہر امراض چشم کو دیا جاتا ہے۔

محترم جنرل نسیم صاحب کے والد محترم خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ دوران ملازمت سالہا سال کوئٹہ میں امیر جماعت رہے۔ آپ اپنی خدمت خلق کی وجہ سے علاقے بھر میں بہت مشہور اور نیک نام تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ محترم جنرل نسیم صاحب کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ صالحین کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے (-) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لیے چھوڑ جاؤ - وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم چوہدری جاوید اقبال صاحب لنگاہ مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب لنگاہ آف ادرحماں کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد حیات صاحب لنگاہ نائب صدر جماعت احمدیہ ادرحماں ضلع سرگودھا حال دار العلوم وسطی ربوہ مورخہ 96-4-3 کو بیت اقبال دار النصر غربی ربوہ میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ مورخہ 7- اپریل کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز ادرحماں میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

سوئمنگ پول

○ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ سوئمنگ پول ربوہ مورخہ 96-4-8 سے شروع ہو چکا ہے اطفال، خدام اور انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔ نیز جلد بچوں کا ٹریننگ کیمپ بھی شروع کیا جا رہا ہے جس میں پاکستان کے کوچ ٹریننگ دیں گے۔ معلومات کے لئے بعد عصر سوئمنگ پول پر رابطہ کریں۔

(انچارج سوئمنگ پول - ربوہ)

دعائے نعم البدل

○ محترم وکیل صاحب وقف نو ربوہ لکھتے ہیں۔ ایک واقف نو بچہ عزیزم شہزاد احمد لطیف ابن مکرم لطیف احمد صاحب نصیر آباد ربوہ مورخہ 6- اپریل 96ء کو بعمر سوا آٹھ سال ایک حادثہ میں انتقال کر گیا۔

عزیز کے لئے اور عزیز کے والدین کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

14- شہادت 1375 ھش — 14 - اپریل 1996ء

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا ولی بنائے

لوگ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کون سا ولی اللہ بننا ہے۔ جب ان سے نیکیوں کی بات کی جائے اور جب انہیں نیکیوں کی تلقین کی جائے اور کہا جائے کہ نیکی تو جتنی بھی کی جائے کم ہے۔ تو وہ عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ ہم نے کون سا ولی اللہ بننا ہے۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو کہ ولی اللہ کیا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے اس کے ساتھ کیسے تعلقات ہوتے ہیں تو وہ دنیا کی ہر چیز قربان کر کے ولی اللہ بننے کی خواہش کریں گے۔ ولی اللہ کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کا دوست۔ جب وہ دنیا میں ایسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جن کی دوستی ان کے کسی نہ کسی رنگ میں کام آئے یا اپنے دوستوں میں سے ان دوستوں کو بہتر سمجھتے ہیں جو ان کے کام آتے ہیں۔ بلکہ انگریزی میں تو کہا جاتا ہے کہ دوست وہی ہوتا ہے جو ضرورت کے وقت کام آئے۔ اور اگر وہ یہ سمجھ لیں کہ سب سے زیادہ کام آنے والا تو خدا تعالیٰ ہے۔ خدا تعالیٰ جس کا دوست بن جائے اس کو کسی اور کی دوستی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ اس کے کام خود بخود ہوتے چلے جائیں گے اسے کہیں مشکل پیش نہیں آئے گی۔ اگر مشکل پیش آئے گی تو خدا تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا۔ اور اس مشکل سے اسے نکال لے گا۔ بات یہ ہے کہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ ولی اللہ کے معنے ہیں خدا کا دوست۔ یا وہ شخص جس کا خدا دوست ہو۔ اور یہ بات نہ جاننے کی وجہ سے جب نیکیوں اور مزید نیکیوں کا ذکر آتا ہے تو وہ بڑے بھولپن سے کہتے ہیں ہم نے کون سا ولی اللہ بننا ہے۔ پس یہ بات ہم سب کے سمجھ لینے کے لئے لازمی ہے کہ ولی اللہ کے معنے خدا کا دوست یا وہ شخص جس کا خدا دوست ہے۔ اور اگر ہم یہ بات سمجھ لیں تو ہم میں سے ہر شخص یہ چاہے گا کہ ہم ولی اللہ بن جائیں۔ ولی اللہ بننے کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ انسان ایمان لائے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر اور اس کی قدرتوں پر۔ اور دل سے اقرار کرے یہ نہیں کہ صرف زبان سے کہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہر طرح قادر و توانا ہے بلکہ اس کا دل اس بات کو مانے اور جب وہ خدا تعالیٰ سے بات کرے۔ جب وہ خدا تعالیٰ کو پکارے یعنی جب وہ اس سے دعا کرے تو اس کے دل میں یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسا کر بھی دے۔ آخر اس کی بھی حکمتیں ہیں۔ ہم مانگتے ہیں اور اپنی ضرورت اور اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق مانگتے ہیں۔ وہ دیتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق دیتا ہے۔ دعا کرتے وقت یہ تو ضروری نہیں کہ انسان کو اس بات کا یقین ہو کہ یہ دعا قبول ہو جائے گی۔ کیونکہ کئی دعائیں بظاہر قبول نہیں ہوتیں۔ اور جو دعائیں بظاہر قبول نہیں ہوتیں اگر ہمیں دعا کی سمجھ بوجھ نہ ہو تو ہمارے دل میں انقباض پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہونا چاہئے کہ ہم دعا کے وقت خدا تعالیٰ کو قادر و توانا مانیں یعنی وہ ایسا کر سکتا ہے بلکہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اس کا اظہار الفاظ ہی سے نہ ہو اعمال سے ہو اور جن اعمال کا ان باتوں سے تعلق ہے ان کو تقویٰ لازم ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں خدا تعالیٰ سے محبت بھی کرے اور خدا تعالیٰ سے ڈرے بھی یہ سمجھے کہ جو میں مانگتا ہوں وہ خدا تعالیٰ دے بھی سکتا ہے اور یہ بھی فیصلہ کرتا ہے کہ وہ نہ دے۔ اور مجھے ہر حال میں خوش رہنا چاہئے۔ جو لوگ اس منزل میں پہنچ جاتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نہ صرف ان کے مانگنے پر دیتا ہے بلکہ از خود ان پر انعام کرنے شروع کر دیتا ہے۔ وہ جانتے بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے کچھ نہ کچھ کرتا رہتا ہے۔ انہیں کچھ نہ کچھ دیتا رہتا ہے۔ ان کی کوئی نہ کوئی تکلیف دور کرتا رہتا ہے۔ یہ سارے اس کے انعامات ہیں اور یہ انعامات مانگنے پر بھی ملتے ہیں اور بغیر مانگے بھی۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا دوست ثابت کرے۔ اس کے وجود اور اس کی قدرتوں کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے تسلیم کرے اور اعمال سے ان کا اظہار کرے اور اس اظہار کو تقویٰ کا رنگ دے۔ اور جو کچھ خدا تعالیٰ اس کے لئے کرے اس پر وہ خوش رہے اور خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرتوں میں اس کا ایمان بڑھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ولی اللہ بنائے۔

کردار تیرا مجھ سے نہ چھُپ پائے گا کبھی
میں تجھ کو جانتا ہوں کہ تُو ہے اَنا پرست
مجھ سے تجھے گلہ ہے کہ تجھ جیسا کیوں نہیں
میری خوشی ہے اس میں کہ مَیں ہوں خُدا پرست

ابوالاقبال

اگر اجازت ہو!

حضورِ ناز میں آئیں اگر اجازت ہو
سرِ نیاز جھکائیں اگر اجازت ہو

نیا سفر ہے نئی منزلیں نئے راہی
نئے چراغ جلائیں اگر اجازت ہو

مہ و نجوم سے آگے مقام ہے اپنا
قدم اک اور اٹھائیں اگر اجازت ہو

فضائے دہر میں آسودگی نہیں ملتی
جو دل میں ہے وہ بتائیں اگر اجازت ہو

کشاکشِ غمِ دوراں ابھی ستاتی ہے
اک اور جام چڑھائیں اگر اجازت ہو

دیارِ عشق میں رہتے ہیں چند دیوانے
انہیں سے ربط بڑھائیں اگر اجازت ہو

حیات نور کے سانچے میں ڈھل تو سکتی ہے
دلوں کو طُور بنائیں اگر اجازت ہو

یہ التجا ہے مبشّر کی التجا اے دوست
ہم اپنا حال سنائیں اگر اجازت ہو

مبشر احمد راجیکی

روزنامہ الفضل 8- مئی 1960

اہم اعلان

○ وہ میڈیکل گریجوایٹس جنہوں نے اپنی گریجوایشن بیرون پاکستان مکمل کی ہو۔ پاکستان میں کام کرنے کے لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے اپنی رجسٹریشن کروائیں۔ رجسٹریشن کے لئے درخواست فارم اور پراسپکٹس 30 روپے کے عوض مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

1-MAUVE ایریا G-10/4 اسلام آباد
2- PMDC کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز- 7- سینٹرل سٹریٹ- ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی 75500
3- شیخ زید ہسپتال لاہور
4- خیبر میڈیکل کالج پشاور
5- بولان میڈیکل کالج- کوئٹہ

رجسٹریشن سے قبل مورخہ 19- جون 96ء کو ایک امتحان بھی دینا لازمی ہوگا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 مئی 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرۃ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

نواب عبد الرحیم خان صاحب خالد کی روایت ہے کہ "دو اشخاص مرزا صفدر علی اور ایک احمد دین (ہمارے ملازم) دونوں آپ کے قصے سنایا کرتے تھے کہ لوگ مالی امداد کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوتے آپ کبھی کسی کو انکار نہیں فرماتے تھے کہہ دیا کرتے تھے بیٹھ جاؤ۔ جو تمہاری قسمت کا ہوگا وہ تم کو مل جائے گا۔ آپ کے علاج سے جو مریض شفایاب ہوتے یا اعتقاداً" لوگ آپ کو حاضر ہو کر یا کسی کے ہاتھ بھیج کر یا بذریعہ منی آرڈر روپیہ دیا یا ارسال کرتے تو اگر دو یا تین حاجت مند منتظر بیٹھے ہوتے تو ان کو سلسلہ وار جس کی پہلی درخواست ہوتی اس کو پہلے پھر دوسرے پھر تیسرے کو جو آتا یہ کہہ کر دے دیا کرتے "لو بھئی یہ تمہاری قسمت کا ہے۔ اب اس پر اکتفا کرو۔"

آپ ہر مذہب و مشرب کے بیمار کا نہایت شفقت سے علاج فرمایا کرتے۔ ایک ہندو علاج کے لئے آیا جو دق کا مریض تھا۔ آپ نے اسے نسخہ لکھ دیا۔ اس نے عرض کی اس دوا کے خریدنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آپ نے بذریعہ ڈاک دوا منگوا دی۔ اور فرمایا ختم ہونے پر اطلاع دینا۔ اس کو دوا باقاعدہ منگوا کر دیتے رہے حتیٰ کہ وہ تندرست ہوگیا۔

حضرت امام جماعت الاول جماعت کی بہبود کا خیال رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں ڈرتا ہوں کہ مرنے کے بعد جب میں حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ تو آپ یہ جواب طلبی نہ فرمائیں۔ تم نے میری جماعت کی ترقی و استحکام کے لئے کیا کیا ہے؟

آپ ہر کار خیر میں جس کا اعلان ہوتا ضروری چندہ میں حصہ لیتے اور اتنا دیتے کہ قریباً سب سے بڑھ جاتے۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے آپ خاص طور پر زبردست حامی تھے اور ان پر شفقت و رحم کے برتاؤ کا اپنے وعظوں میں اکثر ذکر فرماتے۔ حسن معاشرت کی مثال اپنی آپ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے آج تک کسی بیوی کا کوئی صندوق ایک مرتبہ بھی کھول کر نہیں دیکھا۔ آپ نصیحت فرماتے تھے کہ جب سفر سے آؤ۔ تو بیوی کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لے جاؤ۔ بیوی کے انتخاب میں ہمیشہ دین کو اہمیت دیتے۔ حافظ احمد دین صاحب بھیروی کو ایک خط میں لکھا۔ "دولت ایک سایہ کا حکم رکھتی ہے۔ غرباء کو دولت مند اور امراء کو غریب ہوتے وقت کیا دیر لگتی ہے... لیاقت حقیقی ایمان ہے حسن و صحت اگر عورت میں ضروری ہے تو مرد میں بھی ضروری ہے۔ والاّ حسین عورت کم رُو آدمی کے پاس کیسے باعصمت رہ سکتی ہے آپ بیوی بچوں کو علیحدہ رکھنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے۔ اور اسے حضرت بانی سلسلہ کے اسوہ کے خلاف قرار دیتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ آپ جب کشمیر کی ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو کسی امیر نے آپ کو ایک تھیلی جس میں ہزار روپے تھے۔ بطور نذرانہ دی جو آپ کی اہلیہ نے ایک ٹرنک میں رکھ دی۔ بھیرہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ تھیلی والا ٹرنک ٹانگہ میں ہی رہ گیا ہے گھر والوں نے طبعاً بہت افسوس کا اظہار کیا۔ مگر آپ نے زندگی بھر اس کی طرف اشارہ تک نہیں فرمایا۔

بچوں کو ہمیشہ نصائح فرماتے۔ اور ان کی تربیت کی طرف خاص توجہ رکھتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ بچوں کو نصیحت آموز فقرے یاد کرا دیا کرتے تھے کہ ہم یہ کریں گے یہ نہیں کریں گے۔

مفتی عبد الرؤف صاحب بھیروی اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ناشتہ کے وقت انڈہ میں سے زردی خود کھاتے اور سفیدی مجھے دے دیتے تھے۔

حضرت مفتی صاحب بچپن میں دوا لینے کے لئے آپ کے مطب میں گئے اور دوا کے لئے بایاں ہاتھ آگے بڑھایا۔ مگر آپ نے فرمایا۔ دائیں ہاتھ سے لو۔

ایک دفعہ آپ کے صاجزادہ عبدالحی کو کسی چھابڑی والے نے اس کی چند چیزیں خراب کر دینے پر جھڑکا۔ حضرت امام الاول نے اسے کئی گنا قیمت ادا فرمائی اور فرمایا کہ بچوں کو جھڑکنا نہیں چاہئے۔ اس سے ان کے ابھرنے والے جذبات دب جاتے ہیں۔

آپ نے ہدایت دے رکھی تھی کہ بچوں کو سکول میں پیٹا نہ جائے۔

ایک دفعہ میاں عبدالحی صاحب نے آپ کا موتیوں کا سرمہ کھیلتے ہوئے گرا دیا۔ کسی نے کہا کتنا قیمتی سرمہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ "عبدالحی کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے۔"

حضرت صاحب کے بعض صاجزادے درس سے پہلے بیت الذکر میں آجاتے اور جب آپ تشریف لاتے۔ تو یہ پیچھے سے آکر کندھوں پر چڑھ کر پاؤں طرف آگے لٹکا لیتے۔ حضرت صاحب ان کو خوش کرنے کے لئے ہاتھوں کے بل اور زیادہ جھک جاتے۔

چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے نے رپورٹ دی۔ کہ عزیز عبدالحی (ان دنوں بورڈنگ میں داخل تھے) باقاعدہ (عبادات) پڑھ رہے ہیں۔ اس پر آپ نے اپنی جیب سے ان کو ایک روپیہ عطا کر کے فرمایا۔ جب کوئی شخص خوشخبری دے تو اسے کچھ دینا چاہئے۔

جانوروں سے حسن سلوک کا آپ کو ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ آپ کے سامنے کوئی بھینس لے کر آیا۔ اس نے گوبر کر دی۔ لوگوں نے برا مانا اور تھوکنے لگے۔ حضرت امام اول نے فرمایا کہ تمہارے پاخانہ سے تو زیادہ بدبودار نہیں۔

کسی ادنےٰ لغویت کو بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ فروع سے الجھنا آپ لغو سمجھتے تھے اور فضول اور نکمی بحثیں آپ کو سخت ناپسند تھیں۔

آپ کو حقہ سے نفرت تھی۔ ایک شخص حقہ پی کر آپ کے ساتھ عبادت میں کھڑا ہو گیا آپ کو متلی ہونے لگی۔ عبادت کے بعد آپ نے اسے فرمایا۔ کہ مہربانی فرما کر آپ ایسی حالت میں گھر ہی عبادت پڑھ لیا کریں۔

آپ کی پوری زندگی نہایت درجہ مصروفیت اور غیر معمولی محنت میں گزری۔ کسی نے کہا فرصت ہے۔ فرمایا ہم تو موت کے ساتھ فرصت چاہتے ہیں۔

سید امجد علی صاحب سیالکوٹی کا بیان ہے۔ کہ ایک دفعہ میں حضرت امام اول سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ صاجزادہ عبدالحی صاحب نے بچپن کی سادگی میں مجھ سے پوچھا کہ کیا کرتے ہیں میں نے کہا کوئی کام نہیں۔ حضرت امام اول سے انہوں نے ذکر کیا کہ ابا جان وہ کہتے ہیں کہ میں کوئی کام نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا۔ (صاحب ایمان) بیکار نہیں رہتا (یا نہیں ہوتا)

حضرت امام اول کے وعظ و تلقین کا رنگ نہایت درجہ دلربا۔ موثر اور دل نشین ہوتا۔ آپ کا ہمیشہ طریق یہ تھا کہ جس کا قصور ہوتا اسے ہرگز مخاطب نہ فرماتے۔ آپ کی ہر بات میں ایک درد اور جذب ہوتا تھا۔ آپ کی مجلس کا رنگ ایسا نرالا تھا کہ انسان کی روح تازہ ہو جاتی اور دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ ساتھ سوز و گداز غم اور درد پیدا ہو جاتا۔ اور کثافتیں دھل جاتی تھیں۔ آپ کو افسوس تھا کہ واعظ صرف ہنسانے اور رلانے کا خیال تو سامنے رکھتے ہیں۔ مگر خشیت اللہ ان کے مدنظر نہیں ہوتی۔

آپ سلسلہ کے کارکنوں سے توقع رکھتے تھے کہ وہ صرف ڈیوٹی کے اوقات میں ہی کام میں مصروف نہ رہیں۔ بلکہ کچھ نہ کچھ وقت رضا کارانہ کام بھی ضرور کریں۔

آپ کی کلام میں ایک جدت ہوتی تھی۔ ایک جلسہ سالانہ پر حضرت امام اول نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور فرمایا کہ چھوہارے تقسیم کرنے کے لئے کوئی باہمت نوجوان ہے۔ اس پر مولوی چراغ الدین صاحب (مربی سلسلہ احمدیہ پشاور) کے والد معین الدین صاحب آف مردان کھڑے ہوئے۔ حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا "ہمت مرداں مددِ خدا۔"

آپ ایک مخصوص انداز تحریر کے بانی تھے۔ تالیف و تصنیف کی زبردست قوت رکھتے تھے اور آپ نے کئی معرکتہ الآراء کتابیں تالیف کیں۔ جن میں سے بعض آپ کا عظیم شاہکار ہیں۔ تحریر میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ ساتھ سادگی اور وقار کا قدرتی رنگ بہت ٹپکتا تھا۔ آپ نے دین کے بدگو دشمنوں کے خلاف بھی قلم اٹھایا ہے۔ مگر متانت اور سنجیدگی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ آپ نے مخالف کا نام تک اپنی جوابی تحریروں میں نہیں لیا۔ اور جب تک بتایا نہ جائے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ کتاب کس معاند کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ بہرحال آپ بہت نرم مزاج تھے اور مخالفوں کے خلاف تحریروں میں آپ کبھی سخت کلمہ استعمال نہیں کرتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 584)

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

ذوالقرنین کا واقعہ بھی ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے استاذی المکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اس کی طرف رہنمائی کرنے کا فخر بخشا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے مضمون پر زمانہ حال کے بعض دوسرے مصنفوں نے بھی روشنی ڈالی ہے اور اس غلط خیال کی تردید کی ہے کہ اس سے مراد سکندر رومی ہے اور بعض نے ذوالقرنین کے معنے یہ کئے ہیں کہ ایک بادشاہ جس کی حکومت مشرقی اور مغربی ممالک میں پھیل گئی تھی۔ بلکہ ایک جرمن ڈاکٹر ہربیلاٹ مصنف ببلیا اورینٹل نے تو یہ کہہ کر کہ اس سے مراد ایران کے ابتدائی بادشاہوں میں سے کوئی ہے قریباً صداقت پر ہاتھ جا مارا ہے۔ (ویریز کمنٹری آن قرآن) حضرت مولوی صاحب نے ذوالقرنین کے بارہ میں اپنی تحقیق کی بنیاد بائبل پر رکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ دانیال نبی کی ایک خواب بائبل میں لکھی ہے۔ اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رؤیا میں ایک مینڈھا دیکھا جس کے دو سینگ تھے۔ اور وہ پچھم اتر دکن کی طرف سینگ مارتا تھا۔ اور کوئی جانور اس کے سامنے نہ ٹھہر سکتا تھا۔ اور وہ جو چاہتا تھا کرتا تھا۔ (دانیال باب 8-3‘4) پھر لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ "وہ مینڈھا جسے تو نے دیکھا کہ اس کے دو سینگ ہیں۔ سو وہ مادہ اور فارس کے بادشاہ ہیں (باب نمبر 8)

اس خواب کی بناء پر جس میں مادہ اور فارس کے بادشاہوں کو دو سینگ والے مینڈھے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ذوالقرنین سے مراد مادہ اور فارس کا کوئی بادشاہ ہے۔ نیز آپ کا یہ بھی خیال تھا کہ یہ بادشاہ کیقباد تھا۔

حضرت استاذی المکرم کا خیال بیان کرنے کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

کرنل حیات خاں قیصرانی

ربوہ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے فرقان فورس کے تذکرہ ہر جگہ ہوتے تھے کیونکہ رضاکاروں کی اس فورس میں کسی کا بھائی' کسی کا باپ کسی کا بیٹا شامل تھا ہر گھر سے کوئی نہ کوئی فرد اس فورس میں تھا یا رہ چکا تھا۔ ہمارے سکول کے استاد' ہمارے محلہ کے خدام انصار' سبھی اس فورس کا حصہ رہ چکے تھے۔ جب یہ فورس اپنا مفوضہ کام سرانجام دے کر واپس آئی تو بھی اس کے چرچے ہوتے رہے۔ کرنل حیات خاں قیصرانی اس فورس کے کمانڈنٹ کی حیثیت سے بہت مشہور و معروف تھے اور دشمن کے لئے تو ان کا نام ہی دشمن کے چھکے چھڑا دینے کے لئے کافی تھا۔ محاذ کشمیر کا ایک اہم حصہ ان کے سپرد تھا' ہم نے ثاقب زیروی کی نظم "بربط کے نظارے اف توبہ! افسوس کہ ان سے دور ہوں میں" سن سن کر اس محاذ کا پورا نقشہ ازبر کر رکھا تھا حالانکہ ہم اس وقت اطفال کے اس مقام پر تھے جہاں ابھی ایسی باتیں بچوں سے چھپائی جاتی ہیں۔ اس فورس میں خاندان حضرت بانی سلسلہ کے لوگ بھی اسی طرح رضاکارانہ شامل تھے جیسے باقی احمدی شامل تھے بلکہ ایک بار کرنل حیات قیصرانی صاحب نے 'خود ہمیں سنایا کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے بچوں کا ایک گروپ ایک ایسی مہم پر روانہ ہو رہا تھا جس میں واپس آنے کے مواقع بہت کم تھے مگر کرنل صاحب نے خاندان کے بچوں کو بہادری کا سبق دینے کے لئے اسی مہم پر روانہ کیا اور جب تک ان میں ایک ایک صحیح سلامت واپس نہیں آگیا اپنی نیند اپنے اوپر حرام کئے رکھی۔ اس گروپ کے کماندار سید داؤد احمد صاحب تھے۔ کرنل حیات قیصرانی کا تذکرہ زبان قلم پر آیا ہے تو بہت سی یادیں اور باتیں یلغار کر کے آگئی ہیں۔ قدم نماو فرود آکہ خانہ خانہ تست!

کرنل حیات قیصرانی' بلوچوں کے قیصرانی قبیلہ کے سرداروں میں سے تھے۔ ان کے دادا نے احمدیت قبول کی۔ اور اپنے اخلاص اور محبت کی وجہ سے بہت ممتاز مقام حاصل کیا۔ دلی دربار کا واقعہ بھی ہمیں کرنل صاحب نے سنایا کہ اس میں ہندوستان بھر کے ممتاز افراد اور سردار مدعو تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ حضرت امام جماعت ثانی کی سیٹ ایسی جگہ پر آگئی جہاں حضرت صاحب سے آگے قیصرانی قبیلہ کے سردار کی سیٹ تھی۔ وہ بیٹھتے تو حضرت صاحب کی طرف ان کی پیٹھ ہوتی تھی۔ سردار صاحب نے سارے پروٹوکول اور انتظام کو نظرانداز کر کے اپنی سیٹ کا رخ ایسا کر لیا کہ حضرت صاحب کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ اس طرح ساری ترتیب بگڑتی تھی مگر ان کی بلا سے ان کے لئے اپنے امام کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا ممکن ہی نہیں تھا۔ چنانچہ وہ اسی طرح بیٹھے۔ کرنل حیات نے امام کی اطاعت اور ادب کے قرینے اپنے انہی باپ دادا سے سیکھے تھے۔

کرنل صاحب اول و آخر ایک فوجی تھے۔ اسی لئے جب جماعت احمدیہ نے کشمیر کے محاذ کے ایک حصہ کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی تو کرنل حیات صاحب کو اس رضاکار فورس کا کماندار مقرر کیا گیا۔ ان کے اپنے لفظوں میں "فرقان فورس کشمیر کی جنگ آزادی میں مسلسل شریک کار رہی۔ یہ فورس تمام تر احمدی نوجوانوں پر مشتمل تھی اس کا مقصد آزاد کشمیر کے ایک سیکٹر میں ہندو افواج کی پیش قدمی کو روکنا تھا۔ اس فورس کی عددی قوت ایک بٹالین کی نفری کے برابر تھی۔ فرقان فورس کی کمانڈ میرے سپرد تھی۔ مجھے فرقان فورس کے نوجوان احمدیوں کو دفاعی علم و فن کی تربیت دینا تھی۔ انہیں دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار کرنا تھا۔ میرے ذرائع محدود تھے ہتھیار کم اور نوجوان تربیت سے نابلد تھے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے ایک سیکٹر کی ذمہ داری قبول کرلی تھی۔ حالات بہت ہی پیچیدہ تھے بھارتی افواج یلغار پر یلغار کر رہی تھیں انہیں اپنے ہتھیاروں کی بہتات اور فوجوں کی زیادتی پر ناز تھا۔ انہیں پیچیدہ اور مخدوش حالات میں احمدیوں کے والنٹیرز مختلف اطراف کی جماعتوں کے رضاکار اپنے امام کی طرف سے عائد کردہ دفاعی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے جوق در جوق آرہے تھے۔ یہ نہتے اور بے تیغ سپاہی اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خطرات سے بے خطر کشاں کشاں محاذ جنگ تک پہنچ رہے تھے۔"

کرنل حیات قیصرانی نے انہی نہتے جاں فروشوں کے ساتھ اپنا محاذ سنبھالے رکھا اور ایک انچ جگہ بھی دشمن کے قبضہ میں نہ جانے دی۔ جب یہ فورس اپنا کام مکمل کرنے کے بعد تخفیف میں آئی تو اس وقت کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے اس فورس کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا "آپ کی بٹالین خالص رضاکار بٹالین تھی جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے ان میں کسان بھی تھے' اور مزدور پیشہ بھی اور کاروباری لوگ بھی تھے اور نوجوان طلبہ اور اساتذہ بھی۔ وہ سب کے سب خدمت پاکستان کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ نے اس قربانی کے بدلہ میں' جس کے لئے آپ میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو بخوشی پیش کیا کسی قسم کے معاوضہ اور شہرت و نمود کی توقع نہ رکھی۔ آپ جس ولولہ اور جوش سے آئے اور اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کے لئے تربیت حاصل کرنے میں جس ہمہ گیر اشتیاق کا اظہار کیا اس سے ہم سب بہت متاثر ہوئے۔ ان تمام مشکل مراحل پر جو نئی پلٹن کو پیش آیا کرتے ہیں آپ نے اور آپ کے افسروں نے بہت جلد عبور حاصل کر لیا۔ کشمیر میں محاذ کا ایک اہم حصہ آپ کے سپرد کیا گیا اور آپ نے ان تمام توقعات کو پورا کر دکھایا جو اس ضمن میں آپ سے کی گئی تھیں دشمن نے ہوا پر سے' اور زمین پر سے آپ پر شدید حملے کئے لیکن آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے اس کا مقابلہ کیا اور ایک انچ زمین بھی اپنے قبضہ سے نہ جانے دی۔ آپ کے انفرادی اور اجتماعی اخلاق کا معیار بہت بلند تھا اور تنظیم کا جذبہ انتہائی قابل تعریف اب جب کہ آپ کا مشن مکمل ہو چکا ہے اور آپ کی بٹالین تخفیف میں لائی جا رہی ہے اس قابل قدر خدمت کی بناء پر جو آپ نے وطن کی انجام دی ہے آپ میں سے ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا حافظ"

یہ خراج تحسین جو فرقان فورس کو ملا' صرف فورس کے جوانوں کے لئے ہی نہیں تھا فورس کے پیچھے جو فورس تھی ان میں سے بھی ہر ایک اس پیغام کا مخاطب بھی تھا اور مستحق بھی۔ اور کرنل حیات قیصرانی سے زیادہ مبارک باد کا مستحق بھلا کون ہو سکتا تھا؟

کرنل حیات قیصرانی سے پہلی بار تعارف برادرم رشید قیصرانی کے ذریعہ ہوا۔ رشید قیصرانی ملک کے نامور شاعر تھے اور ان دنوں ائرفورس میں فلائٹ لفٹیننٹ تھے سرگودھا میں ان کی تعیناتی تھی۔ کسی مشاعرہ کے سلسلہ میں ہماری ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک بار ہم ان کے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک مہمان تشریف لائے۔ اونچے' لمبے پتلے' سمارٹ سے ادھیڑ عمر کے مہمان۔ آتے ہی بے تکلفی سے ملے۔ رشید سے کہنے لگے "ابا! ان کا تعارف تو کرواؤ" ان کے منہ سے رشید کے لئے ابا کا لفظ سن کر ہمارے ہونٹوں پر مسکراہٹ سی نمودار ہوئی مگر ان کی بزرگی کا لحاظ آڑے آیا۔ رشید نے ہمارا نام بتایا تو اٹھ کر بغل گیر ہو گئے۔ اور ہماری کسی نظم کا حوالہ دینے لگے جو انہی دنوں کہیں الفضل میں یا کسی رسالہ میں چھپی تھی۔ پھر ہمارے خاندان کا پوچھا۔ جب ہم نے اپنے ابا کا نام لیا تو جیسے انہیں کچھ ہو گیا۔ لپک کر ہمیں گلے سے لگا لیا۔ فرمانے لگے "اباوہ تو ہمارے یار ہیں" تب ہمیں احساس ہوا کہ ان کا تکیہ کلام ابا ہے۔ ہم نے رشید سے کہا یار ان کا تعارف تو کرواؤ! تو رشید کو تعجب ہوا کہ ہم انہیں نہیں جانتے۔ کہنے لگا کرنل حیات قیصرانی کو کون نہیں جانتا! بات ٹھیک تھی ان کے نام سے تو ہر کہ ومہ آشنا تھا مگر ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ ہم نے ہڑبڑا کر انہیں اٹھ کر دوبارہ سلام کیا۔

کرنل صاحب کی ہمارے یار پروفیسر نصیر احمد خاں سے بڑی دوستی تھی اور کرنل صاحب ربوہ میں آبسے تو اکثر کالج میں تشریف لے آتے اور نصیر صاحب کے پاس بیٹھ کر ہمیں بھی طلب فرما لیتے۔ ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو تھی۔ اتنا خلوص اور اتنی محبت ہم نے بہت کم لوگوں میں دیکھی۔ ان کے بچوں میں سے عابد اور احمد ہمارے شاگرد ہو گئے۔ تو تعلق اور بڑھ گیا۔ جب بھی ان سے ملاقات ہوئی ہر بار یہی محسوس ہوا کہ نئے ولولہ اور نئے خلوص سے ملے ہیں۔ وہ جو تاثیر نے کہا تھا کہ "جب بھی ان سے ملے ہیں ہر بار کی ہے الفت نئے سرے سے" تو کوئی غلط بات نہیں کی ہے۔

عزیزی سیف الرحمان قیصرانی ان کا داماد بن گیا تو ایک اور رشتہ بن گیا۔ کرنل صاحب کبھی کبھی ہمیں اپنے گھر پر بھی مدعو کرنے لگے۔ ان کی باتیں ہمیشہ سنجیدہ ہوتی تھیں مگر یہ نہیں کہ یبوست چھو کر بھی گئی ہو۔ طبیعت میں ہلکا پھلکا مزاح موجود تھا۔ باموقعہ اور برمحل شعر بھی خوب پڑھتے تھے۔ رشید قیصرانی کبھی آتے تو ان کے ہاں شعری نشست برپا ہوتی۔ کرنل صاحب برابر اس نشست میں موجود رہتے اور شعر و سخن کے علاوہ حاضرین کے کام و دہن کی تواضع کا بھی پورا خیال رکھتے۔ کرنل صاحب کی تحریر میں ایک خاص ادبی شان ہوتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر اور پھر ان کے بعد سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات پر آپ نے جو مضمون لکھے وہ جماعت میں مدتوں یاد رکھے جائیں گے۔

نصیر صاحب کے ساتھ کرنل صاحب کا بے تکلفی کا تعلق تھا۔ کرنل صاحب دارالصدر جنوبی میں ریلوے لائن کے سامنے اپنی نئی کوٹھی میں منتقل ہوئے تو انہی دنوں ربوہ میں ڈاکہ پڑا۔ اتفاق سے کرنل صاحب کا ڈاکو سے سامنا ہو گیا اس کے ہاتھ میں بندوق تھی۔ اس نے سیدھا ان پر فائر کیا ان کی ملٹری ٹریننگ کام آئی۔ وار بچا کر اس کے پیچھے بھاگے۔ اس نے دوسرا فائر کیا یہ بچا گئے اور تیسرا فائر کرنے سے پہلے پہلے اسے جا دبوچا۔ کون اس طرح جان ہتھیلی پر لے کر گولیوں کے سامنے آتا ہے۔ کرنل صاحب سے ملاقات ہوئی تو نصیر صاحب نے حسب عادت تفنن کے طور پر کہا۔ بڑا اناڑی ڈاکو تھا اتنا سا نشانہ بھی نہ لگا سکا۔ فرمانے لگے "ابا! اس کا نشانہ ٹھیک جگہ پر لگتا تھا میں وہ جگہ جلدی سے بدل لیتا تھا" یہ ان کی ملٹری ٹریننگ تھی جو کام آگئی۔ اور مدتوں اس کا چرچا رہا۔ اور اس بات کا بھی کہ ربوہ میں لوگ ڈاکوؤں کا پیچھا بھی کرتے ہیں اور قابو بھی کر لیتے ہیں۔ اس واردات کے بعد مدتوں ربوہ میں کوئی ایسا واقعہ پھر نہیں ہوا۔

کرنل حیات صاحب کے کردار کی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ خاندان حضرت صاحب کے ہر فرد کا بڑا احترام ملحوظ رکھتے تھے۔ اگر کہیں ساتھ چلنے کا موقعہ ملتا تو ہمیشہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسین و جمیل یادیں

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان (سابق) نے بیان کیا۔

حضرت امام جماعت الثانی) غیروں سے بھی احسان اور شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ اور آپ ان کے لئے بھی دعا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت صاحب کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ حسب ذیل ہے۔ جو 1939ء الحکم جوبلی نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔

"امامت ثانیہ کا ابتدائی زمانہ تھا میرے والد منشی امام الدین صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان دنوں موضع لوہ چک میں جو قادیان سے چار میل کے فاصلے پر ہے اور جانب غرب واقع ہے ملازم تھے۔ پاس ایک گاؤں بھاگی ننگل ہے۔ وہاں ایک شخص پچھمن سنگھ رہتا تھا۔ جو ابھی تک زندہ ہے۔ اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ ایک دن اس نے کہا میرے لئے اپنے حضرت صاحب سے دعا کروائیں کہ خدا مجھے لڑکا دے دے۔ اگر مرزا صاحب سچے ہوں گے تو میرے ہاں اولاد ہو جائے گی۔

والد صاحب قادیان آئے۔ حضرت صاحب سے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا اور اللہ نے چاہا تو اس کے ہاں اولاد ہو گی۔ والد صاحب نے اسے یہ خوشخبری سنا دی۔ کچھ عرصے کے بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام اودھم سنگھ ہے۔ یہ لڑکا میٹرک پاس کر چکا ہے۔ اور اپنے گاؤں میں پہلا نوجوان ہے جس نے اتنی تعلیم حاصل کی ہے۔ جلسہ سالانہ قریب تھا۔ لوگ کثرت سے پیدل اور یکوں پر قادیان آتے تھے۔ پچھمن سنگھ نے اس خوشی میں بٹالہ سے آنے والی سڑک پر احمدی دوستوں کو جو قادیان آتے تھے گنوں کا رس پلایا۔ میں ان دنوں چھوٹا بچہ تھا۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ والد صاحب نے اسے ایک کاغذ پر یہ واقعہ لکھ کر دیا تھا۔ تاکہ وہ اسے سڑک پر آویزاں کر دے۔ اور آنے والے دوست اسے پڑھ سکیں۔ والد صاحب اس واقعہ کا ذکر بعد میں بھی فرمایا کرتے تھے۔

اس کاغذ پر سارا واقعہ لکھ دیا گیا کہ یہ شخص اس خوشی کا اظہار اس طرح کر رہا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کو رس پلائے۔ لوگ اس لئے بھی دعوت کو قبول کریں تاکہ وہ اس واقعہ کے گواہ رہیں۔ گو اس واقعہ کو کافی عرصہ گزر چکا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ کئی دوست ہماری جماعت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں یہ واقعہ یاد ہو گا۔ پچھمن سنگھ زندہ موجود ہے۔ جس کا دل چاہے اس سے دریافت کر لے۔

وہ اب بھی اس کی تصدیق کرے گا۔

یہ واقعہ لکھنے کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ اسے بھی پڑھ کر سنا دیا جائے۔ چنانچہ جب اس کے لڑکے اودھم سنگھ نے ہی پڑھ کر سنایا تو اس نے اقرار کیا کہ یہ درست ہے۔

خاکسار

ظہور احمد۔ قادیان

میں موضع بھاگی ننگل کا رہنے والا ہوں۔ پچھمن سنگھ ہمارے گاؤں کا باشندہ ہے۔ مجھے یہ واقعہ خوب یاد ہے۔ یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ میرے سامنے ہی اس شخص نے کہا تھا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو میرے گھر لڑکا پیدا ہو گا۔ اور پھر خدا نے اسے لڑکا دیا۔

خاکسار

عبدالرحیم المعروف پوہلا

ساکن بھاگی ننگل تحصیل بٹالہ

ضلع گورداسپور

دستخط اودھم سنگھ

(منقول از الحکم قادیان جوبلی نمبر مورخہ 28-12-39)

(کچھ باتوں کا ذکر کرنے کے بعد) اس کے باوجود حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے جب بھی سکھوں نے انفرادی طور پر یا بحیثیت جماعت امداد کی درخواست کی کبھی ناکام نہ گئے۔ کئی گوردواروں کی تعمیر میں آپ ان کی مدد فرماتے رہے۔ ایک دفعہ قادیان کے قریب کے ایک گاؤں کے چند سرکردہ سکھ قادیان آئے۔ میرے واقف تھے۔ آنے کی غرض بتائی کہ گوردوارہ تعمیر کر رہے ہیں۔ رقم پوری نہیں۔ اس کے علاوہ جنگ کا زمانہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کا سامان بھی نہیں مل رہا۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب سے امداد کی درخواست کرنی ہے۔ چنانچہ درخواست لکھ دی گئی۔ سب نے دستخط کئے۔ اور درخواست حضرت صاحب کو پہنچا دی۔ تھوڑی دیر میں منظوری آ گئی۔ ان کی منشاء کے مطابق امداد ہو گئی۔ گوردوارہ بننے کے بعد جب بھی احمدی اس گاؤں سے گزرتے تو وہ ان کو وہاں لے جا کر بتاتے کہ یہ گوردوارہ مرزا صاحب کی مہربانی سے تعمیر ہوا ہے۔ اور اس میں شرک کی کوئی بات نہیں ایک خدا کی بڑائی بیان کی جاتی ہے۔

تقسیم ملک کے بعد مجھے ایک شخص ملا سلسلہ احمدیہ کا مخالف تھا۔ ان دنوں بہت پریشان تھا۔ مجھے پریشانی کی وجہ یہ بتائی کہ میری بہن کی شادی ہو رہی ہے۔ رخصتانہ کی تاریخ بھی مقرر ہو چکی ہے۔ میرے پاس روپیہ نہیں کہ اس شادی کے اخراجات برداشت کر سکوں۔ میں نے اسے کہا کہ تم حضرت صاحب کو امداد کے لئے درخواست دو۔ امید ہے آپ ضرور تمہاری مدد کریں گے۔

اسے اپنے کاموں کا پتہ تھا۔ کہنے لگا۔ امید تو نہیں۔ مگر درخواست کر کے دیکھ لیتا ہوں۔ چند دن کے بعد پھر ملا۔ کہنے لگا۔ ہمشیرہ کی شادی بخیرو خوبی سرانجام پائی ہے۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں جتنی رقم کے لئے لکھا تھا۔ اسی قدر رقم انہوں نے مجھے بھیج دی۔

((منقول از مجلہ الجامعۃ ربوہ)

(امام جماعت ثانی نمبر شمارہ 14)

محمد ذکریا ورک۔ کینیڈا

میرا خاندان

میرے نانا جان جناب محمد دین صاحب کھاریاں کے رہنے والے تھے آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منتخب رفقاء میں سے تھے اس بات کا ذکر کتاب "انجام آتھم" میں ہوا ہے۔

آپ کے چار بیٹوں میں سے سب سے بڑے بیٹے جناب محترم صوفی غلام محمد صاحب تھے جو ایک نہایت قابل استاد تھے تدریس کے پیشہ سے فراغت کے بعد آپ بڑے عرصہ تک ناظر مال اور پھر ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ رہے۔ دوسرے بیٹے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب تھے جو قیام پاکستان کے وقت میو ہسپتال لاہور میں سرجن تھے۔ یوں آپ کو بہت سے زخمی احمدیوں کے علاج کا موقعہ میسر آیا اس کے بعد کچھ عرصہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ذاتی معالج بھی رہے آپ کے تیسرے بیٹے چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر (لندن) تھے جو عرصہ دراز تک تحریک جدید میں وکیل القانون کے عہدہ پر فائز رہے آپ کے چوتھے بیٹے چوہدری غلام یاسین صاحب تھے آپ نے کئی سال تک امریکہ اور انڈونیشیا میں اشاعت دین کا فریضہ سرانجام دیا ان چار بھائیوں کی ایک بہن زینب بی بی صاحبہ خاکسار کی والدہ تھیں جن کی شادی مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سے ہوئی۔

والد محترم محمد ابراہیم صاحب خلیل (وفات یافتہ) دوسری جنگ عظیم کے بعد 1946ء میں اٹلی داعی الی اللہ متعین ہو کر گئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا "ہمارے (مربیان) کا تو بیرونی ممالک میں یہ حال ہے کہ ان میں سے ایک یعنی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے جنگل میں جا کر درختوں کے پتے کھا کر پیٹ بھرا" (تاریخ احمدیت جلد دوازدہم صفحہ 75) اس کے بعد آپ سیرالیون میں داعی اللہ بن کر گئے جہاں آپ کی ان تھک کوششوں سے فری ٹاؤن میں بیت الذکر تعمیر ہوئی۔

محترم صوفی غلام محمد صاحب کے صاحبزادے مبارک مصلح الدین ایم اے گزشتہ کئی سالوں سے وکیل المال ثانی کے عہدہ پر فائز ہیں۔ مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب کے ایک بیٹے لطیف احمد صاحب سیرالیون میں بیس سال تک احمدیہ سکول کے پرنسپل رہے ہیں اسی طرح میرے ایک بھائی بھی نائیجیریا میں داعی الی اللہ رہے۔

آج سے بیس سال قبل خاکسار خدا کے فضل سے جماعت کینیڈا کا سیکرٹری رہا نیز احمدیہ گزٹ کی ادارت چار سال کی خدا کے فضل سے محترم بشیر احمد آرچرڈ کی کتاب کا اردو میں ترجمہ "عظیم زندگی" کی بھی توفیق ملی۔

بقیہ صفحہ 4

چلتے تھے۔ حالانکہ فرقان فورس کے زمانہ میں خاندان کے اکثر افراد ان کی کمان میں محاذ پر رہ چکے تھے اور ظاہر ہے فوجی ڈسپلن کے مطابق ان کی پوری پوری ماتحتی کر چکے تھے۔

کرنل صاحب 'سچار آدمی تھے۔ سچار اس شخص کو کہتے ہیں جو منہ پر آئی سچی بات کو روک نہ سکے۔ کرنل صاحب کا احترام ایسا تھا کہ لوگ ان کی بات سن کر بے مزا نہیں ہوتے تھے۔ دل شکنی کا خیر کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ ہم نے ان کے اکثر ماتحتوں کو ان کے بارہ میں یہ کہتے سنا کہ یہ فرشتہ کمانڈر تھا۔ موت کے منہ میں بھی بھیج دیتا تو ہم بڑے شوق سے جاتے تھے کہ اس کی دعائیں ہمیں صحیح سلامت واپس لے آئیں گی۔ کرنل صاحب نے کئی ایسے واقعات خود سنائے کہ اپنے سپاہیوں کو خطرناک مشن پر بھیج کر ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جاتی تھیں۔ جب تک ایک ایک سپاہی واپس نہیں آ جاتا تھا چین نہیں آتا تھا۔ ظاہر ہے ان کے ساتھیوں میں سے کچھ واپس نہیں آئے ہوں گے کیونکہ ضروری تو نہیں کہ سب ہی سلامت واپس آ جائیں۔ مگر کرنل صاحب ان لوگوں کو یاد کر کے آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔

کرنل صاحب کی بعض خاص مجلسیں یاد ہیں جہاں وہ اپنی زندگی کے واقعات سنایا کرتے تھے مگر کہیں تعلّی یا تفاخر یا اپنی بڑائی کا شائبہ تک نہیں آنے پاتا تھا۔ جہاں تک ہو سکتا معرکوں کی روداد سناتے ہوئے دوسروں کو اس کا کریڈٹ دیا کرتے تھے۔ ان کے خوف کا یہ عالم تھا کہ دشمن ان کا نام سن کر ہی کانپتا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اب موقعہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو درست کر لو۔ اور اس کے فرائض کی بجا آوری میں کمی نہ کرو۔ خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت۔ ظلم۔ بد خلقی۔ ترشروئی۔ ایذا دہی سے پیش نہ آؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو۔ کیونکہ ان چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرے گا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اس کی عظمت توحید اور جلال کے خلاف کرنے اور اس سے شرک کرنا گناہ ہیں۔ اسی طرح اس کی خلق سے ظلم کرنا۔ ان کی حق تلفیاں نہ کرو۔ زبان یا ہاتھ سے دکھ یا کسی قسم کی گالی گلوچ دینا بھی گناہ ہے۔ پس تم دونوں طرح کے گناہوں سے پاک بنو۔ اور نیکی کو بدی سے خلط ملط نہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسلامی کانفرنس کے رکن ممالک سرائیوو میں

اسلامی کانفرنس کے 17- رکن ممالک کے وزرائے خارجہ اور افسران سرائیوو پہنچنا شروع ہو گئے ہیں تاکہ جنگ سے تباہ حال بوسنیا کی امداد کے لئے امدادی رقوم پر غور و خوض کر سکیں۔ ان ممالک کے افراد کا سرائیوو میں اجتماع اس غرض سے ہے تاکہ جنگ سے تباہ شدہ بوسنیا کی تعمیر نو کے لئے وہ اپنی امدادی رقوم کا تعین کر کے ایک مشترکہ بیان تیار کر سکیں جو اگلے ہفتے برسلز میں امداد دینے والے بڑے ممالک کے اجلاس میں پیش کیا جاسکے۔

برسلز میں ہونے والا یہ اجلاس یوروپین یونین' اور ورلڈ بینک کے اشتراک سے منعقد ہو رہا ہے اور امید ہے کہ اس اجلاس میں 1.2- ارب ڈالر کی امداد اس سال بوسنیا کو دینے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ورلڈ بینک کے افسر نے بتایا کہ پہلے ہی 600 ملین ڈالر کی امداد کے دعوے ہو چکے ہیں جبکہ مجموعی طور پر 1.8 ارب ڈالر کی رقم طے ہو جانے کی امید ہے۔

سرائیوو میں ہونے والے اس اجلاس سے پہلے اسلامی کانفرنس کے رکن ممالک بوسنیا کے افسران سے بھی بات چیت کریں گے اور جنگ سے تباہ ہونے والے اس شہر کا بھی دورہ کریں گے۔

○○○

ترکی کی ایران کو یقین دہانی

اسلامی ملکوں میں سے ترکی وہ واحد ملک ہے جس نے اسرائیل کے قیام کے بعد سے ہی اس کو تسلیم کر رکھا ہے اور اس کے اسرائیل کے ساتھ باضابطہ سفارتی اور تجارتی تعلقات سالہا سال سے چلے آرہے ہیں۔

حال ہی میں ترکی نے اسرائیل کے ساتھ ایک سمجھوتہ کیا ہے جس پر ایران نے شکوک و شبہات اظہار کیا ہے۔ اب ترکی نے ایران کو یقین دلایا ہے کہ اس نے اسرائیل سے جو سمجھوتہ کیا ہے ں کے نتیجے میں ترکی کے ہوائی اڈوں اور ائر یس تک اسرائیل کی ائرفورس کی رسائی نہیں ہو گی۔

ترکی کی وزارت خارجہ کے اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری نے جو آج کل تہران کے دورے پر ہیں اس خبر کی سختی سے تردید کی کہ ترکی نے اسرائیل کو اپنی ائربیس اور اپنی فضا استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ذرائع ابلاغ اس مسئلہ کو ضرورت سے زیادہ ہوا دے رہے ہیں۔ ایران کی وزارت خارجہ نے ترکی سے کہا تھا کہ وہ اسرائیلی فورس کے ساتھ ٹریننگ کے معاہدے کی وضاحت کرے۔ ترکی کے اس افسر نے ایرانی وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور اپنے ملک کی پوزیشن واضح کی مسٹر ولایتی نے کہا کہ ایران' ترکی اور اسرائیل کے درمیان فضائی فوجی تعاون کے اس معاہدے کا گہری نظر سے جائزہ لے رہا ہے۔ مسٹر ولایتی نے کہا کہ اگرچہ ترکی نے اس معاہدے کے بارے میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کی ہے لیکن ایران کو اس بات پر تشویش ہے کہ صیہونی ریاست کو کسی بھی قسم کی فوجی سہولت کا مہیا کیا جانا اسلامی دنیا کے وسیع تر مفادات کے خلاف ہے۔

○○○

ربانی کی طالبان سے بات چیت کی کوشش

افغانستان کے کے صدر برہان الدین ربانی نے طالبان سے بات چیت کے لئے ایک خصوصی وفد تشکیل دیا ہے۔ طالبان نے کئی ماہ سے کابل کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ افغان صدر کا یہ اقدام ان کی اس گزشتہ دسمبر کی پیشکش کی طرف پہلا سنجیدہ اقدام ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ طالبان سے بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

یاد رہے کہ افغان صدر کی یہ پیشکش طالبان کے علماء کے اس اجلاس کے محض چند دن بعد سامنے آئی ہے جس میں ان علماء نے افغان حکومت سے بات چیت کو مسترد کر دیا تھا۔ مسٹر ربانی جو عرصہ چار سال سے افغان حکومت کے صدر ہیں نے اس اعلان کو مسترد کر دیا تھا اور اب انہوں نے کہا اقوام متحدہ کے نمائندہ مسٹر محمود مستیری کے ذریعے طالبان کے ایک اعلیٰ اہلکار کو بات چیت کا پیغام بھجوایا ہے۔ ربانی نے کہا ہے کہ اگر طالبان بات چیت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اس مقصد کے لئے کوئی وفد تشکیل دے دیتے ہیں تو یہ ایک بہت اچھا اقدام ہو گا۔ مسٹر ربانی نے یہ نہیں بتایا کہ یہ بات چیت کہاں ہو گی لیکن ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ اس معاملے میں خاصی پیش رفت ہو چکی ہے اور جلال آباد میں یہ مذاکرات منعقد ہوں گے۔

○○○

پاگل گایوں کے لئے دعا

برطانیہ کے ہندوؤں نے گزشتہ اتوار کے روز دعا کی ایک تقریب میں شرکت کی جو ان لاکھوں گایوں کے لئے منعقد کی گئی تھی جن کو ہلاک کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان گایوں میں پاگل پن کے جراثیم داخل ہو چکے ہیں اور ان کا گوشت کھا کر اس سے بیماری کا شکار ہو کر ہلاک ہو چکے ہیں۔ پاگل گایوں کے لئے دعا کی یہ تقریبات لندن کے علاوہ لیسٹر اور برمنگھم میں بھی ہو رہی ہیں جہاں ہندوؤں کے مذہبی راہ نما' سوامی صاحبان' ان تقریبات کی قیادت کریں گے۔

یاد رہے کہ گائے ہندوؤں کا مقدس جانور ہے۔ برطانوی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ 46 لاکھ گایوں کو ہلاک کر دے گی۔ تاکہ پاگل گایوں کی بیماری پر قابو پایا جاسکے۔ لیسٹر کے سوامی نرائن ہندو مشن کے سوامی رمیش مشرو نے کہا ہے کہ یہ دعائیں ان گایوں کی وسیع پیمانے پر ہلاکت کے امکانات کے پیش نظر ان کو بچانے کے لئے کی جا رہی ہے۔

○○○

○

اوہ اَکھاں توں تے اوہلے نیں پر میرے دل وِچ وَس دے نے
ایہہ اَتھرو' رون دے اُتھرو نہیں' ایہہ اَتھرو کھڑ کھڑ ہَس دے نے
میں جد وی اَکھاں میٹنا واں اوہ میرے آل دوالے نے
ایہہ لگ واے اوہ مِٹھیاں مِٹھیاں یاداں دے رکھوالے نے
ہُن میرے گھر وِچ آکے میرے ٹی وی دے وِچ بہندے نے
ہُن پہلے نالوں بُہتا بُہتا میرے لاگے رَہندے نے
پر ایس تو وَدھ کے ہور وی گلاں میرا دِل پَرچاوندیاں نے
وَر دے مینہ دیاں کَنیاں وانگوں دل میرے وِچ آوندیاں نے
اللہ نے برکت نوں چھجو چھج ورا کے دسیا اے
ہر ویری نوں موڑے پایا' مُڑ دے پیریں نسیا اے
اپنی اپنی تھاں تے لوکی انہاں دی گل سُن دے نے
سوچاں سِدھی راہ تے لاکے تانے بانے بُن دے نے
لکھاں لوکی اِکو واری ہَتھاں تے ہَتھ رکھاندے نے
پہلوں بھاویں کجھ وِی ہوون اِکو مِک ہو جاندے نے
لوکی اَپنیاں اَپنیاں بیت الحمداں لے کے آوندے نے
پہلیاں نالوں وَدھ وَدھ کے چندیاں وچ حصے پاوندے نے
جدھر وی میں منہ چکاں نور نظارے دِس دے نے
اپنے باغاں دے پھَل مینوں ہُن چَن تارے دِس دے نے
ہُن دَسو اوہ ایتھے آون یا مَیں اوتھے ٹُر جاواں
سب کجھ اپنی اَکھیں ویکھاں' خوش ہوواں تے حمداں گاواں

نسیم سیفی

مسز خالدہ ضیاء کی ریلی پر بم سے حملہ

بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کی چٹاگانگ میں ریلی پر ایک بم سے حملہ کیا گیا اور فائرنگ کی گئی جس سے کم از کم تین افراد ہلاک اور 200 زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب مسز ضیاء کی سیاسی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے چٹاگانگ کے ساحلی شہر کے سٹیڈیم کے باہر ایک ریلی کا انعقاد کیا۔ یہ شہر عوامی لیگ کا گڑھ تصور کیا جاتا ہے۔ اس جماعت کی قیادت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

بعد اب میں اپنی تحقیق بیان کرتا ہوں۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں ذوالقرنین کے متعلق اپنی تحقیق بیان کروں میں یہ امر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ذوالقرنین کا واقعہ (کلام الٰہی) میں کیوں بیان کیا گیا ہے۔ اور اسے سورہ کہف کے اس حصہ میں واقعہ اسراء کے بعد کیوں رکھا گیا ہے۔

میں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ سورہ کہف میں اسلام اور مسیحیت کے مقابلہ کا ذکر ہے۔ خصوصاً اس حصہ کا مقابلہ جو نیم سیاسی کہلا سکتا ہے یعنی ہے تو مذہبی مگر دونوں مذہبوں کی سیاسیات سے وابستہ ہے۔

سب سے پہلے اصحاب کہف کا واقعہ بیان کر کے بتایا کہ مسیحیت کی ابتداء کس طرح ہوئی اور وہ کس طرح بگڑے۔ پھر موسیٰؑ کے اسراء کے واقعہ کو بیان کر کے بتایا کہ اصحاب کہف کی نسلوں کی ترقی ایک حد تک جا کر رک گئی۔ کیونکہ موسیٰؑ کے اسراء میں یہ بات بتائی گئی تھی کہ موسیٰؑ کی قوم ایک حد تک جا کر روحانی ترقی سے محروم ہو جائے گی۔ اور اس وقت ایک اور نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہو گا اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ موسیٰؑ کی قوم سے مراد اس جگہ موسوی سلسلہ کا آخری حصہ ہے۔ یعنی مسیحی۔ ورنہ خالص موسوی حصہ تو پہلے ہی مردہ ہو چکا ہے۔ غرض اصحاب کہف کے واقعہ کے بعد اسراء موسیٰؑ کا واقعہ بیان کر کے بتایا کہ مسیحی قوم کی پہلی ترقی کا دور محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ بعد کے واقعات سے یہ پیش گوئی زبردست طور پر پوری ہوئی اور مومنوں کے ایمان کو اس سے بے انتہا تقویت ملی کیونکہ مکی زندگی میں یہ خبر دینا کہ مسلمان عیسائیوں کو زک دیں گے ایک ایسی زبردست پیش گوئی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کے بعد ذوالقرنین کا واقعہ مسیحی قوم کی ترقی کے دوسرے دور کی خبر دینے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ اس طریق کو اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی معمولی طور پر مسیحیت کی ساری ترقی کو اکٹھا بیان کر دیا جاتا۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ دنیاداروں کی نگاہ میں بے شک یہ معمولی بات ہے لیکن جو شخص دین کی اہمیت کو سمجھتا ہو وہ اسے کسی صورت میں جائز نہیں کہے گا۔ بلکہ کلام الٰہی کے اختیار کئے ہوئے طریق کو ہی درست اور ضروری قرار دے گا۔

بقیہ صفحہ 6

شیخ حسینہ واجد کر رہی ہیں۔ پولیس نے کہا ہے کہ بم تخریب کاروں نے پھینکا تھا۔ اس حادثے میں مسز خالدہ ضیاء کی پارٹی کے دو افراد اور ایک راہ گیر خاتون ہیڈ مسٹریس ہلاک ہو گئیں۔ پولیس نے بتایا کہ سابق حکمران پارٹی کے کارکنوں نے جوابی حملہ کیا اور ایک بڑی مارکیٹ کو تباہ کر دیا۔ دونوں اطراف کے مسلح افرد کے مابین فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ ایک ٹیکسی اور پولیس کی دو گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ اور کئی دیگر گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ ہسپتال کے ذرائع نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس حادثے کے بعد 135۔ افراد کو زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

مسز خالدہ ضیاء کی مخالف شیخ حسینہ واجد نے کہا کہ بی این پی اس دفعہ ماضی کی طرح بھارت کا کارڈ استعمال نہیں کر سکے گی۔ مسز خالدہ ضیاء نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی آزادی اور اس کی سالمیت کی حفاظت کے لئے ان کی پارٹی کو ووٹ دیئے جائیں۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30563 میں عزیزہ بیگم بیوہ راجہ احمد خان صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مونگ P.O خاص ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین واقع مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین 7 کنال مالیتی ساڑھے ستاسی ہزار روپے (2) رہائشی مکان واقع مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کا قانونی حصہ 1/8 مالیتی ساڑھے بارہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ستاسٹھ روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عزیزہ بیگم بمقام مونگ P.O خاص ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر1 سید صادق احمد شیرازی ولد میر حامد شاہ ساکن مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر2 راجہ بہادر خان ولد راجہ سردار خان ساکن مونگ P.O خاص ضلع منڈی بہاؤالدین۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر محمد جمیل الدین احمد صاحب ابن مکرم حلیم الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر (وفات یافتہ) گزشتہ کئی دنوں سے ٹائیفائیڈ کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی علیل ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں نسیم احمد طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ میری ہمشیرہ محترمہ سلمہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں ضیاء الدین صاحب مقیم جرمنی دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے بائی پاس آپریشن تجویز کیا ہے۔ جو کہ 25- اپریل کے بعد ہو گا احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت عطا فرمائے اور ہر طرح کی پیچیدگی سے بچائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نذیر احمد صاحب کارکن دفتر انصاراللہ پاکستان بعمر 42 سال مورخہ 96-4-8 بوقت دوپہر سوا دو بجے جگر اور گردے کی خرابی کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ بیت المہدی میں بعد ظہر پڑھا گیا۔ قبرستان عام میں بعد تدفین محترم چوہدری حمیداللہ صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

> خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

مسل نمبر30564 میں امتہ السلام زوجہ مرزا عبدالروٴف قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 213 عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی وزنی ساڑھے دس تولہ مالیتی پچپن ہزار روپے اور حق مہر ایک ہزار روپے بذمہ خاوند محترم اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ السلام 213 عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر19473 گواہ شد نمبر2 مرزا عبدالروٴف خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30565 میں تحسین چوہدری زوجہ محمد اکمل خان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہل پور گجرات حال ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-11-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ترکہ کوٹھی نمبر1 279/2c ٹاؤن شپ کا 1/8 حصہ مالیتی تین لاکھ بارہ ہزار پانچ سو روپے (2) ترکہ کاروبار میں لگی ہوئی رقم کا 1/8 حصہ مالیتی چھ لاکھ پچیس ہزار روپے (3) ترکہ کار کا 1/8 حصہ مالیتی ستاسی ہزار پانچ سو روپے (4) طلائی زیورات وزنی بیس تولہ مالیتی ایک لاکھ روپے (5) حق مہر پچاس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی گیارہ لاکھ پچھتر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تحسین چوہدری 279/2c1 ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد الیاس خان 5/14 B-E ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر2 مبارک محمود 1382-C بلاک 2 ٹاؤن شپ لاہور۔

مسل نمبر30566 میں منصور احمد ناصر ولد چوہدری نور احمد ناصر قوم جٹ پیشہ واقف زندگی عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنت نگر لاہور حال جامعہ احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع لاہور جو کہ والدہ کے نام ہے جن کے ورثاء میرے والد محترم اور ہم تین بھائی ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 00-2544 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد ناصر جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 امین الرحمان وصیت نمبر27072 گواہ شد نمبر2 عامر لطیف وصیت نمبر26655۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں اب کوئی تبدیلی بلٹ (گولی) سے نہیں آئے گی۔ موجودہ جمہوری نظام کو اس قدر مضبوط بنا دیں گے کہ اقتدار کے چور دروازے ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو جائیں گے۔ ہم اپنی مدت اقتدار پوری ہونے تک ملک میں سماجی انقلاب برپا کر دیں گے۔ اپوزیشن نان ایشوز کو ایشوز بنا کر حکومت کی توجہ عوامی مسائل سے ہٹانا چاہتی ہے۔ ارکان اسمبلی سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کے بعد اپوزیشن نے سبکی مٹانے کے لئے کارکنوں کو حکومت کے خلاف دہشت گردی کے لئے استعمال کرنا شروع کردیا ہے۔

○ ایک اخبار کے سروے کے دوران مسلم لیگی رہنماؤں نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے کہ ایوان کے اندر سے تبدیلی کا وقت آگیا ہے۔ تشدد تمام سیاسی جماعتوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے نواز شریف کے سوا کوئی تبدیلی قبول نہیں ہوگی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ 80 فیصد ہوم ورک کرلیا گیا ہے۔ یہ طے ہے کہ تبدیلی 1996 میں ہی ہو گی۔ ملک میں سیاسی آئینی اقتصادی اور معاشی بحرانوں کے خاتمے کا وقت آگیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات نگران حکومت کرائے۔ موجودہ حکمرانوں نے انتخابی فہرستوں میں دھاندلیوں کی انتہا کردی ہے۔ اس مقصد کے لئے بنگلہ دیش کی طرح آئینی ترمیم کی جائے تو ملک بحران سے بچ جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت مکافات عمل کی زد میں آنے والی ہے۔ اوپر سے مسلط کردہ حکومتوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم برسراقتدار آکر بھٹو دور میں نشانہ بننے والوں کے بچوں کو ٹی وی پر پیش کریں گے انہوں نے الزام لگایا کہ لاہور کا ایس ایس پی جاوید اشرف کا قاتل ہے وہ جلد اپنے انجام کو پہنچے گا۔ حکمرانوں کی نظر آنے والے وقتوں پر ہے اس لئے ان کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں۔ اور ان کے پاؤں تلے سے زمین سرک رہی ہے۔

○ چوہدری شجاعت حسین کو یہ کہہ کر مسلم لیگی خواتین سے ملاقات سے روک دیا گیا کہ "اوپر سے حکم نہیں۔"

○ پاکستان کو بیرونی تجارت میں 88- ارب 63 کروڑ روپے سے زائد کا ریکارڈ خسارہ ہوا ہے۔ مارچ میں برآمدات میں اضافہ نہ ہوا تو خسارہ ایک کھرب تک پہنچ جائے گا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کی محاذ آرائی کے نتائج تباہ کن ہوں گے۔ جمہوری اداروں کو مستحکم بنانا دونوں کی یکساں ذمہ داری ہے۔ سیاست میں بدترین حالات میں بھی مذاکرات مسائل کا بہترین حل ہوا کرتے ہیں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ ہم کوئی پریشر گروپ نہیں بنا رہے۔ بلکہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کشیدگی کم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے بارے میں بلاوجہ خبریں شائع کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی کے خلاف کام نہیں کررہا۔

○ شارجہ کرکٹ کپ کے پہلے میچ میں پاکستان نے بھارت کو ہرا دیا۔ شارجہ میں اس میچ سے قبل پاکستان اور بھارت کے درمیان 16 میچ کھیلے گئے جن میں سے پاکستان نے 13 میچ جیتے جبکہ بھارت نے صرف 3 میچ جیتے۔ عامر سہیل سنچری بنا کر مین آف دی میچ قرار پائے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ آخری دہشت گرد کے خاتمے تک کراچی میں آپریشن جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے نئی انتخابی اصلاحات پر منفی رد عمل ظاہر کرکے جمہوریت دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہماری حلیف جماعت مسلم لیگ کو بعض معاملات میں بلڈوز کر جاتی ہے۔ ایسا برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پیپلز پارٹی کے لیڈر ارشد امین کے قاتلوں کی گرفتاری میں رکاوٹ بنے تو پھر نہ میں حکومت کا ساتھ دوں گا۔ نہ ہی وزیر اعلیٰ ٹکئی ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اتحادی ہونے کے باوجود کارکن مشکلات کا شکار ہیں۔ لیکن ہم ملک کے فائدہ میں چپ ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں میری اور چٹھہ کی حکومت ہے۔ مسٹر چٹھہ اپنی حکومت کے خلاف بات کس طرح کرسکتے ہیں۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ ٹیکس اکٹھا کرنے والے تمام کرپٹ ہیں۔ بجٹ سخت ہو گا اور بھاری بھی۔ موجودہ ٹیکس سسٹم صحیح نہیں ہے اس پر عمل درآمد کرانے والے لوگ بھی ایماندار نہیں۔

○ گوجرانوالہ میں طلبہ تنظیموں کے درمیان تصادم سے دو۔ افراد ہلاک اور 3- زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو ہسپتال لیجایا گیا تو طلبہ تنظیوں کے ارکان نے ہسپتال میں بھی فائرنگ کر دی۔ ڈاکٹروں نے چھپ کر جانیں بچائیں۔

○ ڈاکوؤں کے ہاتھوں نوجوان دیہاتی کی ہلاکت کے بعد ایمن آباد میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے جی ٹی روڈ کئے گھنٹے بند کئے رکھی۔ مظاہرین نے انسپکٹر اور کانسٹیبل پر بھی حملہ کر دیا۔ پولیس کی جوابی کارروائی ہوائی فائرنگ اور آنسو گیس سے دو مظاہرین زخمی ہو گئے۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ایم کیو ایم کے اسیروں کو بازیاب کرائیں۔ ایم کیو ایم کے سینکڑوں کارکنوں کی گرفتاری کو طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود عدالتوں میں پیش نہیں کیا گیا اور غیر قانونی حراست کے دوران انہیں انسانیت سوز سلوک کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ بیرون ملک روپوش دہشت گردوں کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا نواز شریف سازش کے تحت الطاف حسین کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر کے لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ ہم بھارتی آئین کے تحت انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔

ماربل پرنٹ اور سادہ، کالی جارجٹ، کوٹ برقعہ
ریڈی میڈ پر سیل جاری ہے
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

شوگر (DIABETIES) پرانی یا نئی پیشاب میں ہو یا خون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں کا شافی علاج کیا جاتا ہے • تین تا 6 ماہ میں ٹیکہ (INSULINE) سے نجات نیز شوگر کی وجہ سے نہ ٹھیک ہونے والے زخم کا علاج بھی کیا جاتا ہے • بیرون ربوہ دوست خط میں اپنی علامات لکھ کر دوائی منگوا سکتے ہیں
/30 تا /40 (اخراجات فی ہفتہ) غرباء کا علاج 50٪ رعایت کے ساتھ۔
سکواڈرن لیڈر (ر) ڈاکٹر عبد الباسط قمر
(ہومیو فزیشن)
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

امراض جلد، گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کے لئے نیز ایکو امیٹر (موٹر) (POLAROTOR) کی فٹنگ کا بہترین انتظام ہے۔ اس کے علاوہ ڈش انٹینا کے متعلق تمام چیزیں بارعایت خرید فرمائیں۔

الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
ربوہ
لوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ
فون: EX: 211806

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ THE BEST رزلٹ دینے والا ادارہ
الاحمد کیمبرج اکیڈمی
سائنس و آرٹس
نرسری تا میٹرک • طلباء و طالبات علیحدہ سیکشن علیحدہ عمارت
ہمارے شہر کا دوسرا بڑا ادارہ جو نرسری تا میٹرک محکمہ تعلیم سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔
محدود نشستوں پر داخلہ جاری ہے
دار الصدر ربوہ
فون: 212407

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا / اکسیر ولادینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے / 250 روپے

فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534